

## KTBAIRIS پورٹل کے مسائل حل کرنے پر زور دیتا ہے۔

KTBAIRIS پورٹل کے مسائل حل کرنے پر زور دیتا ہے۔

کراچی: ٹیکس دہندگان اور قانونی برادری ریفنڈ ایڈجسٹمنٹ کے لیے غیر فعال کالم سے پریشان ہیں، جس سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے خلاف عدم اطمینان اور ناراضگی بڑھ رہی ہے۔

کراچی ٹیکس بار ایسوسی ایشن (کے ٹی بی اے) کے صدر سید یحیٰ حن جعفری نے ایف بی آر کے چیئرمین عاصم احمد کو لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ ٹیکس ریفنڈز کی ایڈجسٹمنٹ نامنظور کے حوالے سے ایف بی آر کے ساتھ مسلسل خط و کتابت کے باوجود ٹیکس دہندگان پریشان ہیں۔ نظام میں سستی کے ساتھ۔

کراچی ٹیکس بار ایسوسی ایشن (کے ٹی بی اے) کے صدر سید یحیٰ حن جعفری نے ایف بی آر کے چیئرمین عاصم احمد کو لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ ٹیکس ریفنڈز کی ایڈجسٹمنٹ نامنظور کے حوالے سے ایف بی آر کے ساتھ مسلسل خط و کتابت کے باوجود ٹیکس دہندگان پریشان ہیں۔ نظام میں سستی کے ساتھ۔

ایف بی آر کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ٹیکس دہندگان کو ریفنڈ ادا نہ کرنا بنیادی طور پر ایف بی آر کو ٹیکس ادا نہ کرنے کے مترادف ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ایف بی آر کے پاس واجب الادا رقم کی وصولی کے تمام ممکنہ اختیارات ہیں، جبکہ دوسری طرف اگر ایف بی آر اپنے ریفنڈز کو واپس نہ کرنے کا انتخاب کرتا ہے تو ٹیکس دہندہ مکمل طور پر بے بس اور بے بس ہو جاتا ہے۔

جعفری نے ایف بی آر کے چیئرمین پر زور دیا کہ وہ اس معاملے پر توجہ دیں کیونکہ ایسا کرنے میں کسی قسم کی ناکامی اور IRIS میں مطلوبہ اور ضروری تبدیلیاں لانے میں ناکامی اس معاملے کو ٹیکس دہندگان سے بنیادی حق چھیننے کے قریب لے جائے گی۔

انہوں نے IRIS ویب پورٹل کے رویے پر روشنی ڈالی جو فی الحال کچھ پہلے سے طے شدہ اور پروگرام شدہ فارمولے پر سیکشن 153 کی دفعات سے وابستہ آمدنی کو کمپیوٹنگ اور منسوب کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں ایک ہی ٹیکس دہندہ کی اسی آمدنی پر غیر ضروری زیادہ ٹیکس عائد ہوتا

انہوں نے کہا کہ ٹیکس دہندگان کو سسٹم کے پرفیکشنڈ ٹیبز کے بجائے ان کے کیسز کے حقائق کی بنیاد پر اپنی آمدنی کا حساب لگانے اور ان کو منسوب کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے، جبکہ اعداد و شمار درج کرنے کے لیے متعلقہ فیلڈز کو بغیر پائلٹ کے رکھا جانا چاہیے اور ٹیکس دہندگان کے لیے کھول دیا جانا چاہیے۔

IRIS میں 25 فیصد کی شرح سے ابتدائی فرسودگی الاؤنس کا غلط حساب ایک اور مسئلہ ہے۔ پلانٹ اور مشینری کی خریداری پر 25 فیصد کی شرح سے ابتدائی فرسودگی الاؤنس کی اجازت ہے۔

ویب پورٹل پر IRIS فی الحال قانون کے مطابق اس منظر نامے کو پورا نہیں کر رہا ہے جس کے نتیجے میں ٹیکس کی قدر میں کمی کی غلط گنتی کی گئی ہے۔

اثاثوں کی تحریری قیمت کا غلط حساب کتاب حل نہیں ہوا ہے۔ فنانس ایکٹ 2020 کے آرڈیننس کے سیکشن 22(2) کے تحت ایک ”پروویژن“ داخل کیا گیا تھا جس کے تحت 1 جولائی 2020 کے بعد مقررہ اثاثوں میں اضافے پر فرسودگی 50 فیصد کم ہو جائے گی۔

تاہم، جب تحریری قدروں سے متعلق اندراجات کو فرسودگی کے شیڈول میں ابتدائی اقدار کے طور پر درج کیا جاتا ہے، تو IRIS کل قدروں پر 50 فیصد فرسودگی کا حساب لگا رہا ہے، KTBA کے صدر نے نوٹ کیا۔

انہوں نے انکم ٹیکس ریٹرن فارم میں کیپٹل گین کے عنوان کے تحت لنڈ میکورٹیز پر فارورڈ کیپٹل لاسز کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے کالم کی عدم دستیابی کو بھی نوٹ کیا، جس کی وجہ سے آرڈیننس کے سیکشن 37A کے تحت کیپٹل گین پر ٹیکس کا صحیح حساب نہیں لگایا جاسکتا۔

250 ملین روپے تک کے کاروبار کے ساتھ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کی تیاری کے لیے ایک آسان سکیم متعارف کرائی گئی۔ تاہم، سیکشن 237 کے پیٹنٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ آرڈیننس کے سیکشن 100E کے ذیلی سیکشن (2) کے تحت اس مقصد کے لیے کسی بھی مودے کی واپسی کو کبھی بھی مطلع نہیں کیا گیا ہے۔

یہ ممکنہ طور پر غیر قانونی ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے مناسب ہے کہ اس قانونی کوتاہی کو دور کریں اور قانون کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے پہلے مودہ فارم جاری کریں۔

IRIS میں ”ضرورت کا ایک نیا مجموعہ“ پیش کیا گیا ہے اور سیکشن 7E یعنی نئے 7E ضمیمہ کے تناظر میں ایک بڑی توثیق بن گئی ہے۔

”یہ ضمیمہ حال ہی میں IRIS میں 13 اکتوبر 2022 کو متعارف کرایا گیا ہے۔ KTBA میں ہمارا خیال ہے کہ یہ ٹیکس دہندہ یا اس کے مشیر کے لیے غیر ضروری طور پر ایک تفصیلی فارمیٹ ہے جسے بھرنے اور وہ بھی ٹیکس ریٹرن فائل کرنے کے ان آخری دنوں میں، KTBA کے صدر نے کہا۔

نئے ضمیمہ میں جائیدادوں کے تمام ممکنہ اور تصوراتی زمرے شامل ہیں جن میں زرعی، تجارتی، صنعتی، رہائشی اور تعلیمی جائیدادیں شامل ہیں۔

انہوں نے اس حقیقت پر مایوسی کا اظہار کیا کہ ان میں سے زیادہ تر کیٹیگریز نہ صرف ملکی ثقافت یا ملک کے ٹیکس قوانین میں سننے کو ملتی ہیں بلکہ یہ سب سے پہلے کسی فرد کی ملکیت بھی نہیں ہیں۔